عید میلاد النبی ﷺ
مبارک
انوار شکوری

شریعت وطریقت اور حقیقت و معرفت کا ترجمان (کتابی سلسلہ نمبر 3)

اپریل 2005ء

دنیائے محبت میں میری آنکھ سے دیکھ   پھیلے ہوئے ہر سمت ہیں انوارِ شکوری

بیاد خاص

خواجہ خواجگان حضرت تاج الاولیاء الشاہ محمد عبدالشکور قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امین العارفین خواجہ الشاہ محمد عبدالرؤف نیر قادری شکوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جہانگیر زماں خواجہ الشاہ محمد عبدالقدوس رؤفی شکوری رحمۃ اللہ علیہ

مجلہ انوار شکوری لاہور

زیر سرپرستی: خلیفہ مجاز خواجگانِ چشت العبد القدوس منیر احمد اختر شکوری

ایڈیٹر

محمد بلال احمد شکوری

مجلس مشاورت

پروفیسر ارشد اقبال ارشد' ملک منیر احمد

حاجی محمد عباس گولڑوی چشتی

امجد اقبال امجد مہروی شکوری

'ملک اشفاق احمد' شہزاد خاں شکوری

ہدیہ برائے اشاعت

15 روپے

سالانہ -/150 روپے

مقام اشاعت و رابطہ خط و کتابت۔ آستانہ عالیہ خواجگان چشت قادریہ ابوالعلائیہ

جہانگیریہ شکوریہ بوہڑ والا چوک جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور- Mob. 0300-4792165

فہرست مضامین

صلی اللہ علیہ وسلم

روندے میرے نین آقا ہن تے ہسا دیہو
مرن توں پہلاں نوری مکھڑا دکھا دیہو

مدینے دیاں گلیاں یاد سدا آندیاں
جدائیاں تیرے عشق دیاں مینوں ہین کھاندیاں
صدقہ حسنین دا ایہ دکھڑے مٹا دیوو

لبھے کوئی جنت دیاں ٹھنڈیاں ہواواں نوں
میں پیا لوڑاں کالی کملی دیاں چھاواں نوں
ستے ہوئے نصیب ساڈے سب دے جگا دیہو

موت جدوں آوے تے مدینے وچ ہوواں میں
روضے دیاں جالیاں دے کول کھلوواں میں
ایہو اک آس میری آخری پچا دیہو

جگ سارا منگدا خیرات تیرے نور دی
میرے اتے ہووے اج نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی
تاثیر دے گھر وچ جھاتی اک پا دیہو
روندے میرے نین آقا ہن تے ہسا دیہو

محمد اعجاز التاثیر پرانی آبادی جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور

منقبت

حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیر رحمتہ اللہ علیہ

یہ منقبت حضور قبلہ عالم جہانگیر زماں کے قل شریف کے موقع پر دربار عالیہ جیون ہانہ شریف میں پڑھی گئی تھی

رخ سے اپنے پردہ اٹھادو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
اپنا جلوہ اس میں دکھادو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
ہاں مجرم و سیاہ کار ہوں میں ہر خطا کا سزاوار ہوں میں
میرے چاروں طرف ہے اندھیرا روشنی کا طلبگار ہوں میں
اک دیا سمجھ کر جلادو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
وجد میں آئے گا سارا عالم جب پکاریں گے یا غوث اعظم
وہ نکل آئیں گے جالیوں سے اور قدموں میں گر جائیں گے ہم
پھر کہیں گے کہ بگڑی بنادو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
غوث الاعظم ہو غوث الوریٰ ہو نور ہو نور صل علیٰ ہو
کیا بیان آپ کا مرتبہ ہو دستگیر اور مشکل کشا ہو
آج دیدار اپنا کرادو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
فقر دیکھو خیالات دیکھو یہ عقیدت یہ جذبات دیکھو
میں ہوں کیا میری اوقات دیکھو سامنے کیسی ہے ذات دیکھو
اے ادیب اپنے سر کو جھکا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

.........☆☆.........

منقبت

کس قدر تھے کامل انساں حضرت قدوس بھی
دلربا تھے خوش خراماں حضرت قدوس بھی

خوش مزاجی' شیریں سخنی دلربائی طبع تھی
افشاں افشاں روئے تاباں حضرت قدوس بھی

اب کہاں ڈھونڈیں گے ان کو دے گیا جو صدمۂ دل
جان جاناں دل کے مہماں حضرت قدوس بھی

خون کے آنسو جو روتی ہے قلم تو کیا کروں
حال ہجراں چشم گریاں حضرت قدوس بھی

یاد کرتا ہے جو دل گزری ہوئی وہ زندگی
کیسے سمجھاؤں وہ باتاں حضرت قدوس بھی

نیّر شکوری بزم کی وہ جان تھے ایماں تھے
رونق وہ بزم عرفان حضرت قدوس بھی

گو ہماری یادوں میں بستے رہیں گے عمر بھر
پھر بھی تیری یاد ہجراں حضرت قدوس بھی

کیا لکھوں سالک تمہاری یاد ادب و احترام
کیا کریں گے یار غاراں حضرت قدوس بھی

عثمان سالک مہروی

کثرتِ درود و سلام پر عُتبیٰ کی خوش خبریاں

★ —— امام نسائیؒ عثمان بن حنیفؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ خدمتِ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایک نابینا نے حاضر ہوکر درخواست کی کہ "یارسول اللہﷺ! میری بینائی چلی گئی ہے۔ بصارت کے لیے اللہ پاک سے دُعا کیجئے" محبوب کاشف الکرب، عزّ العرب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ "جاؤ، وضو کرلو اور دو رکعت نماز ادا کرو، اس کے بعد کہو" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِالنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ"

وہ نابینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کرکے واپس اس حالت میں لوٹ آیا کہ وہ نعمتِ بصارت سے فائز ہوچکا تھا۔

قولِ رسولِ پاکﷺ کا ترجمہ :- اے اللہ تیری رحمت والے نبی محمدﷺ کی طرف متوجہ ہوکر تجھ سے سوال کرتا ہوں، یا محمدﷺ میں آپ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے آپ کے رب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری آنکھوں کو روشنی مل جائے۔ اے اللہ! اپنے محبوب کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

نبیﷺ کی طرف متوجہ ہوکر جب خدا سے مانگا جاتا ہے اور نبیﷺ کی سفارش کا واسطہ پیشِ خدا پیش کیا جاتا ہے تو نابینا کو ظاہری نظر کی بصارت مل جاتی ہے تو پھر نبیﷺ کے حضور حاضر ہوکر، اگر وردِ درود کیا جائے تو کیوں دولتِ بصیرت و خدا بینی عطا نہ ہو؟

★ —— حضرت ثوبانؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آزاد کردہ غلام، کو

حضرت فخرِ موجودات سید السادات علیہ الصلوٰات والتسلیمات سے شدید محبت تھی رسول کو دیکھے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔ ایک دن حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ خدمتِ رسول علیہ الصلاۃ والسلام میں اس حالت میں نمودار ہوئے کہ اُن کا رنگ و روپ بگڑا ہوا تھا، اور پریشانی کی علامتیں اُن کے چہرے پر نُمایاں تھیں۔ رسولِ امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ "اے ثوبان! تمہارا رنگ کیوں اُڑا اُڑا سا ہے؟ کیا شکایت ہے؟" تو حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ ﷺ! مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ تکلیف، سوائے اس کے جب میں آپ ﷺ کو نہیں دیکھ پاتا تو مجھ پر ایک شدید وحشت طاری ہو جاتی ہے اور دیکھے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔ پھر میں نے غور کیا کہ اگر دنیا میں میری یہ حالت ہے تو عقبیٰ میں جب آپ ﷺ کا مقام تمام نبیوں سے بالا و اعلیٰ ہوگا اور مجھے اگر جنّت نصیب بھی ہو تو آپ ﷺ سے بہت نیچے کے درجہ میں میرا ٹھکانہ ہوگا اور اگر جنّت میں میرا داخلہ نہ ہو پایا تو آپ ﷺ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ دیکھ پاؤں گا اس وقت میرا کیا حال ہوگا؟ یہ سوچ سوچ کر میرا جسم گھلتا جا رہا ہے۔ چہرہ کا رنگ پیلا پڑتا جا رہا ہے"۔

اسی وقت عاشقِ رسول ﷺ کی تسکینِ خاطر کے لیے جبرئیل کے ذریعہ اکرم الاکرمین نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا"

یعنی جس نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے انعامات سے مستفیض ہونے والے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک کاروں کے ساتھ ہوگا اور یہ برگزیدہ ہستیاں بہترین رفیق ہیں۔

باقی صفحہ ۹ پر

میلاد مصطفیٰ ﷺ

العبد القدوس منیر اختر شکوری

قرآن کریم کی آیت مبارکہ کا لفظی ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مبارک ارشاد فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں والسلام علی یوم ولدت اور سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ ویوم اموت اور جس دن مجھ پر موت آئے گی۔ ویوم ابعث حیا اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

اہل سنت و جماعت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے، بہت بڑا فضل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا باادب غلام بنایا۔ ہم اپنی قسمت پہ جتنا بھی ناز کریں کم ہے۔ ساری خدائی میں عید میلاد النبی ﷺ کی برکتیں اگر کسی کو ملتی ہیں تو وہ صرف اہلسنت و جماعت ہیں۔

ہوئے برباد وہ گھر جس میں تیری یاد نہ ہو　　اجڑے وہ شہر جہاں محفل میلاد نہ ہو
آسمان پر کیوں نظر آتے ہیں یہ ستاروں کے چراغ　　قدسیوں میں تو کہیں یہ محفل میلاد نہ ہو
یہ تمنا ہے قیامت میں کہ میں سب کچھ بھولوں　　نام احمد ﷺ کے سوا کچھ بھی مجھے یاد نہ ہو

کائنات میں سب سے بڑی خوشی حضور ﷺ کی جلوہ نمائی ہے کائنات کو جتنی خوشیاں ملی ہیں اس خوشی کے صدقے ملی ہیں۔ اہلسنت و جماعت کی سب سے بڑی عید میلاد النبی ﷺ ہے عید میلاد النبی ﷺ کے منکر ہمیں کہتے ہیں عیدیں تو دو ہیں یہ تیسری عید تم نے کہاں سے بنالی۔ میں ان کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ ان عیدوں میں سارے عقیدے والے شامل ہوتے ہیں لیکن عید میلاد النبی ﷺ میں اہل سنت و جماعت کے ساتھ اور کوئی شامل نہیں، اس لئے کہ یہ صرف غلامان مصطفیٰ ﷺ کی عید ہے اور یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس عید کا درجہ اور مرتبہ کیا ہے۔ اگر یہ عید نہ ہوتی تو وہ عیدیں بھی نہ ہوتی۔ ہمیں وہ عیدیں ملی ہیں تو اس عید

کی بدولت ملی ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ سب سے بڑی عید ہے اور ساری عیدوں کی عید ہے۔ اس دن جس کو زلزلہ آیا وہ شیطان ہے۔ شیطان رو رہا تھا۔ جنگلوں میں اپنے سر میں مٹی ڈال رہا تھا، پیٹ رہا تھا، شیطان یہ سمجھتا تھا کہ میرے سارے منصوبے فیل کرنے والے آج تشریف لائے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ کا دن شیطان کے لئے خطرناک دن ہے۔ آج بھی جن کے جسم میں شیطان کارفرما ہے وہ میلاد النبی ﷺ سے ڈرتے ہیں، بھاگتے ہیں، لرزتے ہیں، سرکار مدینہ ﷺ کی تشریف آوری پر باطل کو ایسا زبردست دھچکا لگا جس کا اثر قیامت تک رہے گا۔ حدیث پاک کے اندر موجود ہے ایران کے آتش کدہ میں ایک ہزار سال سے مسلسل آگ جلتی رہی، ایرانی اس وقت آتش پرست تھے آگ کی پوجا کرتے تھے، آگ کو خدا کہتے تھے۔ ان کا ایک حفاظتی محکمہ تھا جو ہر وقت آگ کی حفاظت کرتا تھا۔ تیز ہوا چل جائے یا بارش کا امکان ہو تو ایرانیوں کو فکر پڑ جاتی تھی کہ ہوا اور بارش ہمارے خدا کو بجھا نہ دیں اس لئے آگ کو بچانے کے لئے انکے پاس بڑے حفاظتی انتظامات تھے۔ ایک ہزار سال مسلسل آگ جلتی رہی۔ حدیث پاک میں ہے جس دن سرکار مدینہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو تمام انتظامات کے باوجود ایران کے آتش کدہ کی آگ اپنے آپ ہی بجھ گئی۔ بادشاہ کو خبر ملی ہمارا خدا بجھ گیا ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا محکمے کو سزا دو۔ محکمے نے صحیح ڈیوٹی نہیں دی جس سے ہمارا خدا ہم سے ناراض ہو گیا ہے۔ قریب تھا کہ بے گناہوں کو پھانسیاں دی جاتیں، نجومی دوڑے ہوئے آئے۔ انہوں نے کہا، بادشاہ ہم نے علم نجوم سے دیکھا ہے آج ایک ایسی ہستی دنیا میں تشریف لائی ہے جس کے تشریف لانے سے صرف آتش کدہ ایران کی ہی آگ نہیں بجھی دنیا کی ساری آگ ٹھنڈی کر دی گئی ہے۔ حدیث میں موجود ہے حضور ﷺ کی تشریف آوری پر دوزخ کی آگ کو بھی ٹھنڈا کر دیا گیا۔ میں نے پڑھا ہے۔ سات دن تک دنیا کی آگ میں حرارت اور تپش نہیں آئی۔

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس دن حضور ﷺ کی پیدائش مبارکہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ساری خدائی سے نحوستیں ہی ختم کر دیں۔ برکتیں ہی برکتیں ہیں

رحمتیں ہی رحمتیں ہیں، قرآن وحدیث سے ثابت ہے پیغمبروں کے دن بڑے مبارک، بڑے با برکت دن ہوتے ہیں۔ سورۃ مریم۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں "سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ میری پیدائش کے دن مجھ پر سلام۔ معلوم ہوا پیغمبروں کی ولادت کا دن بڑا سلامتی والا ہوتا ہے۔ جس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے اس دن سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہو رہی ہیں تو جس دن امام الانبیا ﷺ تشریف لائے اس دن کا عالم کیا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ میری پیدائش کے دن مجھ پر سلام ہو۔ حضور ﷺ کی یوم پیدائش اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی پیدائش کے خود اپنے اوپر سلام بھیج رہے ہیں اور ہمارے آقا ﷺ کی شان یہ ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش کے دن خدا اور خدا کی ساری خدائی حضور ﷺ پہ سلام بھیج رہی ہے۔ اور قیامت تک بھیجتی رہے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مجھے موت آئے گی میری موت کے دن مجھ پر سلام۔ نبی کی پیدائش کے دن بھی سلام نبی کی وفات کے دن بھی سلام۔ جو کہتے ہیں ۱۲ ربیع الاول تو حضور ﷺ کی وفات کا دن ہے اس دن خوشیاں نہیں کرنی چاہئیں ان کی خدمت میں التماس کرتا ہوں خواہ بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ پیدائش سمجھو خواہ حضور کی وفات۔ دنوں صورتوں میں سلام تو پڑھنا ہی پڑے گا۔ ہم میلاد النبی ﷺ سمجھ کر درود شریف پڑھتے ہیں تم وفات النبی ﷺ سمجھ کر پڑھو، سلام تو پڑھنا ہی پڑے گا تم بھاگ نہیں سکتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا اس دن بھی مجھ پر سلام۔ تین دن آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میری پیدائش کے دن مجھ پر سلام، میری وفات کے دن بھی مجھ پر سلام اور میری بعثت کے دن بھی مجھ پر سلام۔ نتیجہ کیا نکالا نبی کی ہر ادا پر سلام۔ اور یہی نشانی اہلسنت وجماعت کی ہے۔ ہمارا عقیدہ قرآن وحدیث کے بالکل مطابق ہے۔ کہتے ہیں پاکستان بننے کے بعد میلاد النبی ﷺ شروع ہوا ہے میں ان کی خدمت میں نرمی اور عاجزی سے عرض کرنا چاہتا ہوں ہم تو چودہ سو سالہ تاریخ سے ثابت کر سکتے ہیں، میلاد النبی ﷺ

شروع سے ہو رہا ہے اور یہ بھی ثابت کر سکتے ہیں کہ تمہارے دادے، پڑدادے، اور تمہارے استاد سب میلاد النبی ﷺ مناتے رہے ہیں لیکن تم نے پھر بھی نہیں ماننا کیونکہ اللہ نے مہر لگا دی ہے۔ ایمان سے اگر جبرائیل علیہ السلام بھی آ کر ان کو کہہ دے کہ میلاد النبی ﷺ صحیح ہے اور حضور ﷺ بھی فرما دیں کہ میری پیدائش کا ذکر کرنا صحیح ہے تو پھر بھی نہیں مانیں گے۔

ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنھم نے پوچھا آقا ﷺ آپ ﷺ ہر پیر کو روزہ کیوں رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ اس دن میں پیدا ہوا ہوں۔ حضور ﷺ نے اپنے میلاد کو خود ذکر کیا ہے، ہم سال کے بعد حضور ﷺ کا میلاد منائیں تو انہیں برداشت نہیں فوراً کفر و شرک کے فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ حضور پاک ﷺ کی اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ سال تک کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ ہر پیر کو میلاد منانا چاہئے۔ پیر کا دن بڑا مقدس دن ہے۔ پیر کے دن حضور ﷺ کی ولادت با سعادت ہوئی، پیر کے دن حضور ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ پیر کے دن حضور ﷺ کو معراج ہوا۔ پیر ہی کو آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی اور پیر ہی کے دن ہمارے آقا ﷺ نے وفات پائی۔ حضور ﷺ کی ہر بات بے مثل اور بے مثال ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میرے غلامو! ہر پیر کو روزہ رکھا کرو، اس لئے کہ پیر کے دن میں پیدا ہوا ہوں۔ میری سرکار ﷺ چاہتے ہیں کہ ہر پیر کو میلاد پاک کا ذکر ہو۔ بہت سے خوش نصیب لوگ ہیں جو پیر کو روزہ رکھتے ہیں اور حضور ﷺ کا ذکر میلاد بھی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں یا اللہ تیرا لاکھ شکر ہے تو نے ہمیں اپنا محبوب ﷺ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کروڑہاں نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ہم کسی ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها تم اللہ کی نعمتیں گننا شروع کر دو تمہاری گنتیاں ختم ہو جائیں گی میری نعمتیں ختم نہیں ہو سکتیں۔ ہم تو اپنے جسم کی مشینری کے ایک پرزے کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ منہ میں جو تھوک پیدا ہوتا ہے ہم اسے روز تھوک

دیتے ہیں اور تھوک سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن اگر تھوک بند ہو جائے تو دنیا بھر کے خزانے خرچ کردو کوئی ڈاکٹر ہمارا تھوک نہیں بنا سکتا۔

امریکہ کا ایک امیر ترین آدمی تھا اس کا تھوک بند ہو گیا اس نے منتیں سماجتیں کرنی شروع کر دیں میرا کوئی تھوک پیدا کر دے میں اسے اپنے سارے ڈالر دے دوں گا۔ اندازہ لگاؤ کروڑوں ڈالر تھوک کی قیمت پڑ رہی ہے جو ہم روز تھوک دیتے ہیں اور یہ تھوک اتنا قیمتی ہے اگر منہ میں تھوک نہ ہو تو روٹی کا کوئی لقمہ گلے سے نیچے نہیں اتر سکتا۔ لعاب روٹی کے لقمے کو تر کرتا ہے پھر گلے کے نیچے اترنے کے قابل ہوتا ہے۔ اگر منہ میں تھوک نہ ہوتا تو لقمہ شروع ہی میں اٹکا رہتا۔ رب تعالیٰ کی نعمتوں پر غور کرو ہم تو تھوک کی قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی معمولی سے معمولی چیزوں کا شکر ادا نہیں کر سکتے کائنات میں سب سے بڑی نعمت تو ذات مصطفیٰ ہے۔ حضور ﷺ کی ذات تو نعمت عظمیٰ ہے۔ ہم تو چھوٹی سے چھوٹی نعمت کا شکر ادا نہیں کر سکتے نعمت عظمیٰ کا شکر کیسے ادا کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لقد من اللہ علی المومنین۔ بے شک اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر اذ بعث فیھم رسولا یہ کہ ان میں عظیم الشان رسول بھیجا۔

معلوم ہوتا ہے حضور ﷺ کو رب تعالیٰ نے جو احسان فرمایا ہے۔ حضور ﷺ ہر ایک کے لئے اللہ کا احسان نہیں ہیں۔ حضور ﷺ کافروں، بے ایمانوں پر احسان نہیں۔ اب دیکھنا ہے احسان کن پر ہوا ہے یعنی مومن کون ہیں تو جن پر احسان ہوتا ہے وہ خوش ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے جو حضور ﷺ کی آمد پر خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ یہی مومنین ہیں۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری یہ احسان ہے صرف ایمان والوں پر اور جو اس احسان کو مانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے ہم پر احسان عظیم کیا ہمیں اپنا محبوب ﷺ عطا فرمایا۔ یہ شکر کرنا ہی ان کے ایماندار ہونے کی نشانی ہے۔ جو حضور ﷺ کی آمد پر خوشی کرتا ہے وہ مومن ہے اور جو خوشی کا اظہار نہیں کرتا ہے بے ایمان ہے۔ پیغمبر دعائیں مانتے رہے یا اللہ اپنا

محبوب بھیج دے۔ جب دریائے رحمت جوش میں آیا تو وہ رحمت کونین ﷺ ہم امتیوں کو بن مانگے عطا کر دی۔ ایمان سے ہم تو حضور ﷺ کی تشریف آوری پر جتنی بھی خوشی کریں کم ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کے وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھے ہیں غور کرو خواب والدہ نے دیکھے ہیں اور تعبیریں حضور ﷺ بتا رہے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا ساری کائنات میں ساری ماؤں سے خوش نصیب ماں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا امانت رکھنے والی۔ جس کی گود میں دو جہاں کی امانت ہے حضور ﷺ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی پیدائش سے کچھ دن پہلے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں، نورانی چہرہ، انوار کی بارش ہو رہی ہے اور اس بزرگ نے آتے ہی کہا۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا تجھے مبارک ہو، حضرت آمنہ نے عرض کی۔ حضور پہلا موقع ہے، پہلی مرتبہ زیارت کی ہے، آپ کون ہیں، فرمایا۔ آمنہ (رضی اللہ عنہا) میں ابو البشر آدم (علیہ السلام) ہوں، میں خلیفۃ اللہ ہوں، میں مسجود الملائکہ ہوں، تمام انسانوں کا اباجی ہوں اور تجھے مبارک باد دینے آیا ہوں۔ میں ابو البشر ہوں اور رب تعالیٰ نے جو تجھے صاحبزادہ عطا کرنا ہے۔ وہ خیر البشر ﷺ ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب کی تعبیر ان لفظوں میں بیان فرمائی حضرت آدم علیہ السلام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہیں۔

ظاہر میں میرے نخل حقیقت میں میری اصل

حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہیں حضور ﷺ ظاہر میں میرے پھول اور پھل ہیں حقیقت میں میری جڑ ہیں۔

ظاہر میں میری نخل حقیقت میں میری اصل

اس گل کی یاد میں یہ صدا ابو البشر کی ہے

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کچھ دن کے بعد ایک اور بزرگ میرے خواب

میں آئے اور اس نورانی اور روحانی شخصیت نے بھی خوشیوں کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا تجھے مبارک ہو۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا۔ حضور آپ کون ہیں؟ فرمایا میں جدالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) ہوں۔ میں تجھے مبارک باد دینے آیا ہوں۔ رب تعالیٰ نے تجھے جو فرزند جلیل عطا کرنا ہے وہ حبیب اللہ ﷺ ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت (رحمۃ اللہ علیہ) نے ترجمہ فرمایا خلیل اور حبیب میں فرق کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ

اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ نہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوتے نہ اسماعیل ذبیح اللہ ہوتے نہ کعبہ ہوتا نہ صفا و مروہ ہوتا۔ کائنات میں جو کچھ ہے سب حضور کا صدقہ ہے۔

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ

لولاک والے صاحبی سب تیرے در کی ہے

پیغمبر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہ تجھے مبارک ہو تیری خوش نصیبی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ ہم نبی اور رسول ہو کر تجھے مبارک باد دیتے ہیں اس لئے کہ وہ تشریف لا رہے ہیں جن کے صدقے ہمیں یہ سب کچھ ملا ہے۔

اعلحضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا

بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ ﷺ کی

پیغمبروں نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مبارک باد دی خوشخبری دی۔

کسی ماں کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ میرا بچہ مستقبل میں کیا ہوگا۔ قائداعظم محمد علی جناح کی والدہ کو نہیں پتہ تھا کہ میرا بچہ بانی پاکستان ہوگا۔ علامہ اقبال کی ماں کو بچے کی پیدائش پر یہ پتہ نہیں تھا کہ میرا بچہ مصور پاکستان اور شاعر مشرق ہوگا۔ بچے کی پیدائش پر ماں کو پتہ نہیں ہوتا کہ میرا بچہ مستقبل میں کیا بنے گا لیکن حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا وہ خوش نصیب ماں جن کو حضور ﷺ کی

پیدائش سے پہلے ہی پتہ لگ گیا کہ میرا بیٹا امام الانبیاء ﷺ ہوگا۔ حضور ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کی پیدائش کی رات ساری رات میں نے خانہ کعبہ میں گذاری۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو پتہ تھا آج میرے بیٹے عبداللہ رضی اللہ جو فوت ہو چکے ہیں ان کی نشانی آئے گی۔ حضرت عبدالمطلب ساری رات بیت اللہ شریف میں رہے اور دعا مانگتے رہے یا اللہ ایسی اولاد عطا فرما جو میرے خاندان کے لئے عزت کا سبب بنے قدرت کہہ رہی تھی عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) یہ صرف تیرے خاندان کی عزت کا سبب نہیں بنے گا بلکہ ساری خدائی کی رحمت کا سبب بنے گا۔ حضور اکرم ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صبح صادق کا وقت ہوا تو میں نے دیکھا کہ اچانک بیت اللہ میں تبدیلی آئی۔ بیت اللہ جھوم رہا ہے اور جھوم جھوم کر اپنی پیشانی کو بیت آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف جھکا رہا ہے۔ دیواروں میں وجد ہے اور جو دیواروں کے ساتھ بت لٹکے ہوئے ہیں وہ گر رہے ہیں۔ انقلاب آگیا۔ بیت اللہ خوش ہو رہا ہے اور بت گر رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کا ترجمہ فرمایا۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا

اور تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کے گر گیا

معلوم ہوا حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت خانہ کعبہ میں دو عمل ہو رہے تھے۔ بیت اللہ جھوم رہا تھا خوش ہو رہا تھا اور بیت اللہ کی دیواروں کے ساتھ جو بت لپٹے اور چمٹے ہوئے تھے وہ زمین بوس ہو رہے تھے۔ اس سے ثابت ہوا حضور ﷺ کی آمد پر خوشیوں کا اظہار کرنا بیت اللہ کی سنت ہے اور رنج و غم کرنا بتوں کا کردار ہے۔

اس دنیا میں سب سے پہلے جس گھر میں حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی منائی گئی وہ بیت اللہ شریف ہے۔ اللہ کا گھر۔ یہ نہیں کہ اللہ وہاں بیٹھتا، لیٹتا، سوتا ہے، اللہ بیٹھنے لیٹنے اور سونے سے پاک ہے۔ بیت اللہ، اللہ کا گھر کیا معنی، انوار و تجلیات کا مرکز، کائنات میں سب

سے پہلے جس گھر میں حضورﷺ کی آمد پر خوشیوں کا اظہار کیا گیا وہ تیرا میرا گھر نہیں تھا خدا کا گھر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین۔

میرے محبوبﷺ کی تشریف آوری سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہیوں میں موجود تھے۔

سرکار مدینہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے بچی پیدا ہوتی تو باپ جلاد بن جاتا بچی کو ماں کی گود سے چھین کر چیختی چلاتی بچی کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ بچی کی پیدائش پر گھر میں صف ماتم بچھ جاتی تھی۔ جس رات حضورﷺ دنیا میں تشریف لائے قدرت کی طرف سے حکم ہوا فرشتو جا کر میری ساری خدائی میں اعلان کر دو آج کسی کے گھر میں لڑکی پیدا نہیں ہوگی۔ لڑکے پیدا ہوں گے۔ آج میرے محبوبﷺ کی پیدائش کی رات ہے۔ آج کسی گھر میں صف ماتم نہیں بچھے گی۔ حضورﷺ کی پیدائش ہی ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر آئی۔ ابھی حضورﷺ کی تبلیغ کا آغاز نہیں کیا۔ ابھی آپﷺ کی ولادت ہوئی ہے لیکن سورج طلوع ہو رہا ہے تو روشنی پہلے آجاتی ہے۔ آفتاب نبوت طلوع ہو رہا ہے۔ کائنات میں نور ہی نور ہے۔ حضورﷺ کی ولادت باسعادت رحمت کا آفتاب بن کر آئی۔ انوار و برکات کا عظیم الشان سامان لے کر آئی۔ نور ہی نور آگیا۔ انقلاب ہی انقلاب آگیا۔ ہمارے آقاﷺ کی پیدائش بے مثل اور بے مثال ہے۔ اس کی بہت سے مثالیں ہیں لیکن میں صرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت بچے ذبح کئے جا رہے تھے۔ خون ہی خون تھا، ہر دروازے پر نمرودی قاتلوں کے پہرے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت بچے ذبح کئے جا رہے تھے۔ گھر گھر فرعونی قاتلوں کے پہرے تھے اور ہمارے آقاﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت بیت آمنہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر فرشتوں کے نورانی پہرے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت والدہ غمگین ہیں، غاروں کی تلاش میں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت والدہ غمگین ہیں پریشان ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت والدہ غمگین ہیں جنگلوں کی تلاش میں ہے اور حضورﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو کسی قسم کی

کوئی پریشانی نہیں بلکہ مقدس خواتین دائیاں بن کر آپکی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔

حدیث پاک کے اندر موجود حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو حضور ﷺ کی خاطر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے قدرت کی طرف سے چار جنتی خواتین تشریف لائیں ان میں حضرت حوا، حضرت سائرہ، حضرت آسیہ اور حضرت مریم رضی اللہ عنھن اور حضرت عیسیٰ کی والدہ محترمہ جن کی شان میں قرآن پاک میں سورۃ مریم نازل ہوئی، حضرت مریم رضی اللہ عنہا حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے آئیں تو جسکی خادمہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں مخدومہ کا مقام کیا ہوگا۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو مجھے کوئی درد محسوس نہیں ہوا اور بچے کی پیدائش کی جو نشانیاں ہوتی ہیں ان میں سے کوئی نشانی موجود نہیں تھی۔

جب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ خرج منی نور۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ مجھ سے نور طلوع ہوا ہے۔ ہمارے آقا ﷺ کی پیدائش بے مثل اور بے مثال۔ جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو ناف قدرتی خوبصورت ہے۔ نارو کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ کیا معنی۔ باقی سب کی پرورش ماں کے پیٹ میں خون سے ہوتی ہے اور حضور ﷺ کی پرورش خون سے نہیں۔ نور سے ہوئی ہے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا مکۃ المکرمۃ کی چار دیواری میں رونق افروز ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو حضور ﷺ کے جسد مقدس سے نور طلوع ہوا۔ نور کے جلوے فروزاں ہوئے اور اتنی نور کی روشنی پھیلی۔ اضأت لی قصور الشام میں نے اس روشنی میں مکہ سے ملک شام کے قلعے دیکھ لئے۔ ہر طرف نور ہی نور کی شمع فروزاں تھی ہر طرف نور ہی نور چھا رہا تھا۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی رات نور کہاں تھا جب حضرت جبرائیل سے پوچھیں تو حضرت جبرائیل زبان حال سے پکار اٹھے کہ فرش سے لے کر عرش تک نور ہی نور تھا۔

معلوم ہوا حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں چراغاں کرنا سنت خدا ہے۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو ابھی امت بنی نہیں تھی۔ بجلی بنانے والے سائنسدان ہی نہیں تھے۔ ابھی بلب ٹیوبیں بنانے والی مشینیں ہی نہیں، روشنیوں کا کوئی انتظام نہیں۔ حضور ﷺ کی پیدائش کے دن چراغاں کرنے والا کوئی امتی نہیں۔ قدرت کی طرف سے اعلان ہوا میرے محبوب نہ تو تجلیوں کا محتاج نہ امتیوں کا محتاج۔ اگر کوئی چراغاں کرنے والا اس وقت موجود نہیں تو میں خدا ہو کر چراغاں کا انتظام خود کرتا ہوں۔ حضور ﷺ کی پیدائش کی رات فرش سے لے کر عرش تک نور ہی نور تھا۔ روشنیاں ہی روشنیاں تھیں۔

اگر اپنی قبروں کو منور کرنا چاہتے ہو تو میلاد النبی ﷺ پر چراغاں کر کے سنت خدا ادا کیا کرو۔ ایمان سے میں تو کہتا ہوں یہ بجلی اور بلب تو درکنار۔ یا اللہ ہماری دعا قبول فرما، ہمارے دلوں کو چراغ بنا دے تاکہ تیرے محبوب ﷺ کی میلاد کی خوشی میں قربان کر دیں۔

میلاد النبی کے منکر ہمیں سمجھاتے ہیں، کہتے ہیں سیرت النبی ﷺ میں میلاد النبی ﷺ کا ذکر علیحدہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سیرت النبی ﷺ کا ذکر ہی کر لینا چاہئے۔ میں دلائل کی روشنی میں دستک دینا چاہتا ہوں۔ سیرت النبی ﷺ اور میلاد النبی ﷺ میں فرق یہ ہے، میلاد النبی ﷺ حضور ﷺ کی پیدائش کا ذکر پاک ہے اور سیرت النبی ﷺ حضور ﷺ کی پوری حیات طیبہ، بچپن، جوانی، بڑھاپا ہے حضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں جو کام کئے ان سب کو اکٹھا کر لیا جائے تو سیرت النبی ﷺ بنتی ہے۔ سیرت النبی ﷺ کی بڑی بڑی کتابیں اور کئی کئی ہزار صفحوں پر اور کئی کئی جلدوں میں بے شمار کتابیں بازار میں موجود ہیں۔ سیرت النبی ﷺ کی کوئی بھی کتاب اٹھا کر پڑھو گے تو اس کا پہلا باب ہی میلاد النبی ﷺ کا ہوگا۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ یہ منکر ساری کتاب مانتے ہیں پہلا باب نہیں مانتے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح کوئی سارا قرآن مانے سورۃ فاتحہ نہ مانے۔ سورۃ فاتحہ کا انکار سارے قرآن کا انکار ہے۔ میلاد النبی ﷺ کا انکار پوری سیرت النبی ﷺ کا انکار ہے۔ ان بے وقوفوں کو کون سمجھائے سیرت النبی ﷺ حضور ﷺ

کی پوری حیات طیبہ ہے۔ میلاد النبی ﷺ تو حضور ﷺ کی پیدائش ہے۔ اگر حضور ﷺ پیدا ہی نہ ہوتے تو سیرت کہاں سے ملتی۔ ہمیں تو سیرت النبی ﷺ بھی ملی ہے تو میلاد النبی ﷺ کے صدقے ملی ہے۔

حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ آج سے تقریباً ساڑھے آٹھ سو سال پہلے کے محدث ہیں اور یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے تقریباً دولاکھ یہودیوں کو کلمہ پڑھایا ہے۔ میلاد النبی ﷺ کا ذکر کرنے کا رب تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خاص ملکہ عطا کیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد شریف کی سرزمین پر حضور ﷺ کے میلاد پاک کا ذکر کرتے تھے تو مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا تھا۔ اردگرد یہودیوں اور عیسائیوں کی بستیاں ہوتی تھیں۔ جب وہ مسلمانوں کا یہ جذبہ دیکھتے تھے تو وہ یہودی اور عیسائی بھی آکر دائیں بائیں کھڑے ہو جاتے۔ سنیں کہ مسلمان بیان کیا کرتے ہیں۔ جب علامہ امام محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ان تاریخی محافل میں حضور ﷺ کا ذکر میلاد کرتے تھے تو مسلمانوں کا ایمان تازہ ہوتا تھا اور جو یہودی اور عیسائی آکر سنتے تو کلمہ پڑھ پڑھ کر مسلمان ہوتے تھے۔

ہمارے آقا و مولا ﷺ کے میلاد میں اتنی قوت ہے ایمان سے حضور ﷺ کی پیدائش کا ذکر سن کر کئی یہودی مسلمان ہو گئے۔ حضور ﷺ کی پیدائش کا ذکر کہ کئی عیسائی، ہندو اور سکھ مسلمان ہو گئے۔ حضور ﷺ کی پیدائش کا ذکر سن کر ناراض ہونے والوں کا پتہ نہیں خمیر کہاں کا ہے۔ اب سنو حضرت امام محدث ابن جوزیؒ کے تبرکات تاکہ آپ سب کو معلوم ہو جائے۔ ہمارے محدثین اور مفسرین کس شان سے حضور ﷺ کا ذکر میلاد کرتے تھے۔ علامہ جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَ مِثْلُهٗ لَا یُوْلَدُ۔ جس شان سے حضور ﷺ پیدا ہوئے کوئی بھی اس شان سے پیدا نہیں ہوا۔ حضور ﷺ کی پیدائش بے مثل اور بے مثال ہے۔ امام محدث ابن جوزی فرماتے ہیں۔

ولد الحبیب و خدہ یتورد۔ حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ

کے رخسار گلاب کے پھولوں کی طرح تھے۔ کلام محدث کا اردو ترجمہ مجدد کا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ فرماتے ہیں۔

سرتابقدم ہے تن سلطان زمن پھول

لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

حضور سر سے لے کر پاؤں تک پھول ہی پھول ہیں۔ امام محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وُلِدَ الْحَبِيْبُ مُكَحَّلًا و مُطَيَّبًا

جب سرکار مدینہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا۔ مازاغ البصر وماطغیٰ کا نورانی سرمہ آنکھوں میں چمک رہا تھا۔ قدرت نے کہا محبوب ﷺ کا چہرہ دھونے کی ضرورت نہیں ہم نے آب رحمت سے دھو کر بھیجا ہے۔ ومطیبا اور حضور ﷺ پاک پیدا ہوئے۔

امام محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ والنور من وجناتہ یتوفہ۔ حضور ﷺ جب دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کے رخساروں سے نور برس رہا تھا۔ حضور ﷺ کو غسل دینے کا وقت آیا، حضور ﷺ کی پھوپھی موجود ہیں آپ فرماتی ہیں۔ ہم نے عام دستور کے مطابق غسل دینے کا انتظام کیا، پانی وغیرہ تیار کہ حضور کو غسل دیا جائے۔ غیب سے آواز آئی خبردار عام بچوں کی طرح میرے محبوب ﷺ کو غسل دینے کی ضرورت نہیں۔ غسل اسے دیا جاتا ہے جو ناپاک پیدا ہو یہ تو پاک ہیں۔

ملا ہے آمنہؓ کو فضل باری سے یتیم ایسا

نہیں ہے بحر ہستی میں کوئی در یتیم ایسا

ایمان سے غور کرو جس ہستی کی پیدائش پاک ہے اس کی باقی زندگی کا مقام کیا ہوگا۔

جب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ ارشاد فرماتی ہیں۔ حضور ﷺ روتے ہوئے پیدا نہیں ہوئے۔ حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور دعا

مانگی۔ رب ھب لی امتی ۔ یا اللہ میری امت بخش دے۔ حضور ﷺ نے میلاد کے دن ہی دعا مانگی اور صرف امت کے لئے مانگی۔ حضور ﷺ کا امتی وہی ہے جو حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی منائے اور حضور ﷺ کی دعا سے بخشا جائے ۔ ان ظالموں کو کیا خبر حقیقت میلاد مصطفی ﷺ کیا ہے۔ جو میلاد النبی ﷺ نہیں مانتے وہ حضور ﷺ کو پیدا ہوتے ہی نبی نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں چالیس سال کے بعد حضور ﷺ کو نبوت ملی ہے۔ چالیس سال تک حضور ﷺ کو نبوت نہیں ملی۔ لیکن چالیس سال ابو جہل ابولہب اور تمام مشرکین مکہ مانتے رہے کہ آمنہ کا لال امین ہے، صادق الوعد ہے، سچا ہے، چالیس سال تک میلاد النبی ﷺ کے منکر حضور ﷺ کو نبی نہیں مانتے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا آپس میں کوئی گہرا تعلق ہے اور ہم اہلسنت و جماعت میلاد النبی منا کر اعلان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ پیدا ہوتے ہی نبی ﷺ ہیں بلکہ پیدا ہونے سے پہلے بھی نبی تھے۔ اب میں ایک حوالہ دیتا ہوں۔ یہ بھی شکر ہے اس کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔ مشہور حدیث ہے۔ ترمذی شریف کی کتاب میں یہ حدیث پاک موجود ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور سے بڑا قیمتی سوال پوچھا۔ عرض کی آقا ﷺ ۔ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ ۔ آپ ﷺ نبی کب کے ہیں۔ اب غور کریں۔ ہر صحابی کو پتہ ہے کہ حضور ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اپنی نبوت کا علان کیا ہے۔ اس کے باوجود پوچھ رہے ہیں آقا ﷺ آپ ﷺ نبی کب کے ہیں۔ سوال سے معلوم ہوتا ہے۔ نبوت کا ملنا اور نبوت کا اعلان کرنا اور ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں آقا ﷺ چالیس سال کی عمر پاک میں تو آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا ہے۔ ہم نے پوچھا تو حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ کنت نبیا ۔ میں اس وقت بھی نبی تھا۔ وادم بین الروح والجسد ۔ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کی منزلوں کو طے کر رہے تھے، اور ایک روایت میں ہے کنت نبیا میں اس وقت بھی تھا وادم بین الماء الطین آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کی منزلوں کو طے کر رہے تھے۔ ابھی آدم علیہ السلام بنے نہیں تھے میں نبی تھا۔

اہلسنت و جماعت ویسے ہی نہیں میلاد النبی ﷺ مناتے۔ ہم میلاد النبی ﷺ منا کر

یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے آقا و مولا ﷺ پیدائش کے وقت بھی نبی تھے۔ پیدائش سے پہلے بھی نبی تھے اور پیدائش کے بعد بھی نبی ہیں۔ ہر طرف حضور ﷺ کی نبوت کا سورج طلوع ہے اور نبوت کی نورانیت سے کائنات چمک دمک رہی ہے۔ حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی دعا مانگی اور یہ حضور اکرم ﷺ کی پہلی دعا ہے۔ رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ۔ یا اللہ میری امت کو بخش دے۔ حضور ﷺ نے اپنی امت کے لئے دعا مانگی ہے اور امت اس کی ہوتی ہے جو نبی ہوتا ہے۔ امت ابھی بنی نہیں گناہ کئے نہیں دعا پہلے ہو رہی ہے۔ کیا معنی۔ حضور کو پیدا ہوتے ہی پتہ تھا میری امت بڑی گناہ گار ہوگی۔ بڑی سیاہ کار ہوگی۔ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں یا اللہ ان کے گناہوں کو نہ دیکھ ان کی سیاہ کاریوں کو نہ دیکھ، میرے دامن کو دیکھ، حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی ہمیں یاد کیا ہم اس آقا ﷺ کا ذکر میلاد کیوں نہ منائیں۔

حضور ﷺ کی پیدائش مبارکہ کی خوشی میں ہم جھنڈیاں لگاتے ہیں، منکر فتوے لگاتے ہیں۔ قمقمے ہم لگاتے ہیں، دورے ان کو پڑتے ہیں، مرچیں ہم لگاتے ہیں لگتی ان کو ہیں۔ عجیب قسم کا انتظام ہے۔ میلاد النبی ﷺ کا منکر ایک مولوی سپیکر میں بڑے زور و شور سے کہہ رہا تھا سنی بڑی فضول خرچی کرتے ہیں، بڑی بجلی خرچ کرتے ہیں، جھنڈیا لگاتے ہیں دیگیں پکاتے ہیں، یہ سب فضول خرچی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد اس کی بیٹی کی شادی تھی، اس نے اپنی بیٹی کی شادی پر پورے محلے میں بجلی لگائی، خوب دیگیں پکائیں، شاندار انتظام کیا۔ ایک غیر تمند نوجوان اس مولوی کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہا مولوی صاحب ہم نے میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں چراغاں کیا تو آپ نے کہا فضول خرچی ہے اور تم نے اپنی بیٹی کی شادی پر پورا محلہ ہی بجلی سے سجا دیا ہے۔ کیا یہ فضول خرچی نہیں ہے اس مولوی صاحب نے نوجوان کو غصے سے کہا خاموش ہو جا۔ میری ایک ہی بیٹی ہے مجھے اس سے زیادہ محبت ہے۔ یہ جو میں نے شاندار انتظام کیا ہے۔ میں نے تو اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔

نوجوان نے کہا ہم جو میلاد النبی ﷺ پر چراغاں کرتے ہیں، کیا دشمنی کا اظہار کرتے

ہیں۔فرق صرف یہ ہے تمہیں بیٹی سے محبت ہے ہمیں محبوب خدا ﷺ سے محبت ہے۔

سرور عالم ﷺ پہ جو جان فدا کرتے ہیں

سرور عالم ﷺ بھی انہیں کچھ تو دیا کرتے ہیں

حضور ﷺ کی پیدائش کے سلسلے میں حدیث پاک کے اندر موجود ہے۔حضور ﷺ کی پیدائش کی رات فرشتوں کے امام حضرت جبرائیل علیہ السلام کوقدرت کی طرف سے حکم ہوا۔ فرمایاجبرائیل،ثلثة اعلام ۔یہ تین نور کے جھنڈے لے جاؤ میلاد النبی ﷺ کے منکر ہمیں کہتے ہیں جھنڈیا لگانا شرک ہے بدعت ہے۔منکرو تم جھنڈیوں کی بات کرتے ہو رب تعالیٰ جھنڈوں کی بات کرتا ہے۔رب تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی لگائی۔فرمایا جبرائیل علیہ السلام یہ تین نور کے جھنڈے لے جاؤ۔ایک جھنڈا بیت آمنہ رضی اللہ عنہا پر لہرادو، ایک جھنڈا بیت اللہ کی چھت پر لہترادو،اور ایک جھنڈا آسمانوں کی بلندیوں پر لگادو۔اس میں ایک اشارہ یہ بھی ہے جس کا جہاں جھنڈا ہوتا ہے وہاں اس کی حکومت ہوتی ہے تو صاف معلوم ہوا سلطنت مصطفیٰ ﷺ فرش سے لے کر عرش تک ہے۔اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سرعرش پر ہے تیری گذر دل فرش پر ہے تیری نظر

ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بھ[illegible]ن رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ شاہ کونین ﷺ جلالت تیری

فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تین نور کے جھنڈے لئے۔ایک جھنڈا بیت آمنہ رضی اللہ عنہا پر لہرادیا،ایک جھنڈا بیت اللہ کی چھت پر لہرادیا اور ایک جھنڈا آسمانوں کی بلندیوں پر لہرادیا۔وہ نور کا جھنڈا مشرق و مغرب تک لہرا رہا ہے۔اعلیٰ حضرت عظم البرکت فرماتے ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں

خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرہ تیرا

اے شہنشاہ ﷺ تیری عظمت کا جھنڈا تو عرش معلی کی بلندیوں پر لہرا رہا ہے، ہم فرشی ہیں، ہم کاغذ اور کپڑے کی جھنڈیاں لہرا رہے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نور ہیں، نور کے جھنڈے لہرا رہے ہیں، ہم گھروں میں جھنڈیا لگاتے ہیں جہاں تک ہماری پہنچ ہے۔ حضرت جبرائیل کو وہاں جھنڈے لہرانے کو حکم ہوا جہاں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پہنچ ہے ۔میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں اگر حضور ﷺ کی پیدائش مقدسہ پر قدرت کی طرف سے چراغاں کا انتظام نہ ہوتا تو ایمان سے امتیوں کے تصور میں بھی نہ آتا کہ چراغاں کرنا چاہئے۔ اگر قدرت کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام کو جھنڈے نہ دیئے جاتے، حضور ﷺ کی پیدائش پر حضرت جبرائیل علیہ السلام جھنڈے نہ لہراتے تو قیامت تک کوئی امتی بھی جھنڈی نہ لگاتا۔

معلوم ہوتا ہے چراغاں کرنا سنت خدا ہے، جھنڈیاں لگانا سنت جبرائیل علیہ السلام ہے اور قدرت ہی کی طرف سے ہمیں یہ پیغام مل رہا ہے کہ تم بھی میرے محبوب ﷺ کی خوشی میں چراغاں بھی کرو اور جھنڈیاں بھی لگاؤ۔ ہم اہل سنت و جماعت حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں چراغاں کر کے سنت خدا ادا کرتے ہیں اور جھنڈیا لگا کر سنت جبرائیل علیہ السلام ادا کرتے ہیں۔

بخاری شریف کے اندر موجود ہے جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے جا کر ابولہب کو خوشخبری دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ جو فوت ہو چکے ہیں ان کے ہاں یتیم بیٹا پیدا ہوا ہے۔ ابولہب کو بڑی خوشی ہوئی کہ میرے بھائی کی نشانی آ گئی۔ جب اس نے بھتیجے کی خوشی سنی تو اس نے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کر کے ثویبہ سے کہا۔ جا تجھے اس خوشی میں میں آزاد کرتا ہوں۔ اب تو آزاد ہے۔ میلاد النبی ﷺ کے منکروں نے نتیجہ نکالا۔ کہتے ہیں حضور ﷺ کی پیدائش پر خوشی منانا کافروں کا کام ہے۔ ان بے ایمانوں کو پتہ نہیں کہ اس وقت تو اسلام اور کفر کا سبق ہی نہیں تھا۔ ابھی تو ابولہب کو بھی نہیں پتہ کہ پیدا ہونے والا کون ہے۔ اس

نے صرف بھتیجا سمجھ کر خوشی منائی ہے۔ وقت گذرتا گیا حضورﷺ کی عمر پاک چالیس سال ہوئی، آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا، بتوں کی تردید فرمائی۔ ابولہب نے حضورﷺ کے ساتھ دشمنی کی اسی دشمنی میں ابولہب کا خاتمہ ہوگیا۔ جب ابولہب حالت کفر میں مرگیا تو ابولہب کا سگا بھائی اور حضورﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو ایمان لائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابولہب کے مرنے کے کچھ دنوں کے بعد میں نے خواب میں دیکھا۔ ابولہب کا بڑا منحوس چہرہ ہے، بگڑی ہوئی صورت ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا ابولہب بتا کیسے گذر رہی ہے تو ابولہب نے کہا۔ میں تو بھتیجا ہی سمجھتا رہا۔ مرنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ تو واقعی محبوب خدا ہے۔ واقعی امام الانبیاء ہے۔ ابولہب کو مرنے کے بعد احساس ہوا۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مرنے کے بعد تو سارے مانیں گے لیکن وہ ماننا کام نہیں آئے گا۔ ماننا ہے تو آج مانو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خواب میں ابولہب نے کہا چونکہ میں نے کلمہ نہیں پڑھا۔ حضور اکرم ﷺ پر ایمان نہیں لایا اس کفر کی وجہ سے مجھے جہنم رسید کر دیا گیا۔ پیر کے دن کے سوا باقی دنوں میں مجھے شدید عذاب ہوتا ہے لیکن جب پیر کا دن آتا ہے تو میری سزا میں کمی ہو جاتی ہے اور حضورﷺ کی پیدائش کی خوشی میں جس انگلی سے میں نے اشارہ کر کے لونڈی کو آزاد کیا تھا اس انگلی سے پانی کے قطرے بہتے ہیں۔ جس سے میں ہفتے بھر کی پیاس بجھاتا ہوں۔

اس سے ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ ہم تو سال کے بعد حضورﷺ کی پیدائش کی خوشی مناتے ہیں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں تو ہر پیر کو خوشی منائی جاتی ہے۔ ہم میلاد النبی ﷺ کے منکروں کو کہتے ہیں تفسیر اٹھا کر دیکھو جس کا خاتمہ کفر پر ہو اس کی ساری نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کسی کافر کی سزا میں کمی نہیں۔ ابولہب تو بہت بڑا کافر ہے اس کی سزا میں کمی ہو رہی ہے۔ صرف یہی ایک واقعہ ہے جس سے کافر کی سزا میں کمی ہو رہی ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کفر ساری

نیکیوں کو کھا جاتا ہے لیکن حضور پاک ﷺ کے میلاد پاک کی خوشی والی نیکی رائگاں نہیں جاتی۔ ابولہب نے جس انگلی سے اشارہ کر کے لونڈی کو آزاد کیا تھا وہ اشارہ بھی خالی نہیں گیا۔ اس انگلی سے ہر پیر کو پانی کے چشمے بہتے ہیں جسے وہ چوس چوس کر اپنی ہفتے بھر کی پیاس بجھاتا ہے۔ جس نے حضور اکرم ﷺ کی پیدائش پر یتیم بھتیجا سمجھ کر خوشی منائی کافر ہونے کے باوجود اسے دوزخ میں انعام مل رہا ہے۔ تو جو حضور ﷺ کا کلمہ پڑھ کر حضور ﷺ کا امتی ہو کر صاحب ایمان ہو کر، حضور ﷺ کو امام الانبیاء مان کر حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی منائے اس کا مقام کیا ہوگا۔ ابولہب کو تو انگلی سے پانی چوسنا پڑا ہے ہمارے لئے تو انشاء اللہ حوض کوثر کے جام ہوں گے اور وہ لونڈی ثویبہ جس نے جا کر ابولہب کو حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری دی تھی۔ اندازہ کریں ان کو کیسا انعام ملا۔ وہ لونڈی حضور ﷺ کی رضاعی ماں بن گئی۔ امام الانبیاء حضور ﷺ نے چالیس سال کی عمر پاک میں اعلان نبوت فرمایا۔ حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ پر ایمان لائیں اور صحابیہ بن گئیں۔

برادران ملت حضور ﷺ کی پیدائش کی یہ خوشی کبھی ضائع نہیں جائے گی بلکہ مرنے کے بعد یہ خوشی درجات کی بلندی کا سبب بنے گی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو میلاد مصطفیٰ ﷺ کی حقیقتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ کثرت سے درود وسلام

اگر عاشق رسول ﷺ کی تسکینِ خاطر کے لیے، ربِّ ذوالجلال اپنے کلامِ حکیم میں ایسی رحمت ونعمت بھری آیت شریفہ کا نزول فرماتا ہے تو ہر عاقل اندازہ کر سکتا ہے کہ عشقِ رسول ﷺ سے معمور صلوٰۃ الرسول ﷺ کی قدر ومنزلت بارگاہِ ایزدی میں کس حد تک ہے۔

داڑھی کی شرعی حیثیت

حاجی محمد عباس چشتی گولڑوی

الحمد لله رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علی سیّد الا نبیاء والمرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین. الجواب ھو الموفق للصواب :صورت مسئولہ میں حد شرع سے کم داڑھی رکھنے والے یا منڈوانے والے کی مصلیٰ پر تقدیم جائز نہیں ۔اس کے پیچھے پڑھی نماز مکروہ تحریمہ وہ جواپنے وقت کے اندر اندر واجب الاعادہ ہے۔

ا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ داڑھی قبضہ (مٹھی) سے کم رکھنا اور منڈوانا ایک ہی جیسا ہے تمام فقہاء نے اس کو مباح بھی قرار نہیں دیا۔ فتح القدیر جلد دوم ص ۲۷۰ بحر الرائق جلد دوم ۲۸۰، ردالمختار جلد دوم ص ۱۲۳ پر ہے۔

و یو ید مافی المسلم عن ابی ھریرۃ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوا الشوارب و اعفوا اللحی و خالفوا المجوس فھذہ الجملہ واقعہ موقع التعلیل و اما الا خذمنھا وھی دون ذالک کما یفعل بعض المغاربۃ و مخنثۃ الرجال فلم یجد احد.

یعنی اس کی تصدیق مسلم شریف کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا مونچھوں کو پست کرو داڑھی کو کاٹنے سے معاف کرو اور مجوس کی مخالفت کرو" خالفوا المجوس" والا جملہ پہلے حکم کیلئے بمنزل علت کے ہے۔اور بہار انگشت (قبضہ) سے کم کرلینا جیسے کی بعض اہل مغرب کرتے ہیں اسے کسی نے بھی مباح اور جائز نہیں قرار دیا۔

مجوسی داڑھی منڈواتے اور لبوں کو دراز کرتے یا ترشواتے، رسول اللہ ﷺ نے ان

کی مخالفت کا ارشاد فرمایا کہ تم داڑھی بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو۔ فقہاء عظام علیہم الرحمہ کا فرمانا کہ قبضہ سے کم کو کسی نے مباح بھی قرار نہیں دیا بقدر قبضہ کے وجواب کی نشاندہی ہے اس لئے کہ واجب کی تعریف میں فقہاء نے لکھا ہے۔

جواز الفعل مع حرمته الترك ، جب دون قبضہ کی عدم اباحت اور جواز حدیث انور سے موجود نتیجتاً داڑھی واجب ہوئی۔

۲۔ مسند امام احمد، مسلم شریف، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، کتب احادیث نے سیّدہ عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا عشر من الفطرة قصر الشارب و اعفاء اللحية یعنی دس چیزیں شرائع قدیمہ مستمرہ انبیاء کرام علیہم السلام سے ہیں ان میں سے مونچھیں ترشوانا اور داڑھی بڑھانا ہے۔ انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم کا کسی فعل پر استمرار عموماً اور نبی کریم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا خصوصاً اس فعل کے واجب ہونے کی نشاندہی جبکہ وہ سنن زوائد سے نہ ہو۔ اگرچہ وجوب امر سے ہے نہ کہ فعل سے مگر استمرار فعل خاص کہ اس فعل میں جس میں امر و نہی وارد ہوں علامت وجوب ہوا کرتا ہے۔

۳۔ علامہ محمود بدر الدین عینی المتوفی ۸۰۰ھ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ختنہ کی بحث میں ارشاد فرماتے ہیں ''انه من شعائر الدين كالكلمة، به يتميز المسلم من الكافر ''یعنی ختنہ شعائر دین سے ہے جیسے کلمہ (توحید) جب ختنہ مثل کلمہ کے ہے اور وجہ امتیاز بین المومن والکافر اور شعائر دین سے قرار پایا تو داڑھی جوامر ظاہر اور جس پر تخاطب میں پہلی نظر پڑتی ہے اولیٰ طور پر شعائر دین سے ہوگی۔

۴۔ عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ احفوا الشوارب و اعفوا اللحى هذا حديث حسن صحيح ۔ (ترمذی شریف جلد ثانی ص ۱۰۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لبوں کو کاٹو اور

ص ۳۰۴: قال اصحابنا لا ینبغی ان یقتدی بالفاسق۔ ہمارے اصحاب (احناف) کا کہنا ہے کہ فاسق کی اقتداء نہ کی جائے۔

ردالمختار علی درمختار جلد اول ص ۴۱۳ پر ہے ولو ام قوما وهم له کارهون ان الکراهته بفساد فیه اولانهم احق بالامامة منه کره له ذالک تحریما لحدیث ابی داؤد لا یقبل الله صلوٰة من تقدم قوما وهم له کارهون اما الفاسق فقد عللوا کراهته تقدیمه بانه لا یتهم لامر دینه۔ چونکہ فاسق امور دینیہ کا اہتمام نہیں کرتا اس لئے اس کی تقدیم تحریما مکروہ ہے۔

شامی نے ص ۴۱۴ پر ایک اور وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا و بان فی تقدیمه للامامة تعظیم وقد وجب علیهم اہانته۔ فاسق امام کے مصلیٰ پر کھڑا کرنے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ وہ واجب الاہانۃ ہے۔ علامہ بدرالدین عینی نے عینی شرح ہدایہ جلد دوم ص ۱۹ پر لکھا **(والفاسق من اهل الاهانة)** لقوله علیه السلام اذالقیت الفاسق فالقه بوجه مقهور۔ فاسق اہل اہانت سے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاسق کو قہر آلود نظروں سے ملے۔ ہمارے آقا تو کراہت تحریمہ کا قول کرتے ہیں امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کے ہاں تو نماز ہی نہیں ہوتی۔ عند مالک وروایته عن احمد لاتصح الصلوة خلفه۔

سوال نامہ کے ساتھ ترک احادیث سے جو استدلال کیا گیا اس کے بارے میں عرض ہے صلو اخلف برو فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو دوسرے "الصلوة واجبة علیکم خلف کل مسلم برا کان اوفاجرا وان عمل الکبائر "نماز ہر مسلمان خواہ نیک ہو یا بد اس کے پیچھے پڑھ لو۔

نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا جب فساق ہمارے حاکم بنیں گے تو نمازوں کا کیا کریں۔ ہمارے جمعوں اور عیدین کا کیا ہوگا؟ اس پر مذکورہ ارشاد ہوا کہ عید اور جمعہ میں عبادت

داڑھی کو چھوڑ دو۔ اعفوا صیغہ امر ہے والامر للوجوب (نور الانوار) اعفوا صیغہ امر ہونے کی وجہ سے وجوب کیلئے جب تک قرینہ صارفہ عن الحقیقہ نہ ہو امر اپنے معنی اصلی کیلئے آتا ہے اور وہ وجوب ہے۔

۵۔ ابوداؤد شریف جلد ثانی ص ۲۲۱ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی

عن عبدالله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر باحفاء الشارب واعفاء اللحى

۶۔ بخاری شریف جلد دوم باب اعفاء اللحیٰ ص ۸۷۰ پر

"عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول صلى الله عليه وسلم انهكوا الشوارب واعفوا اللحى "مونچھوں کو خوب پست کرو اور داڑھی لمبی کرو (چھوڑ دو)۔

ان تمام احادیث واقوال میں صیغہائے امر ہیں جنکا تقاضا وجوب ہے، اگر حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوتی جس میں کان النبی ﷺ یاخذ من اطراف لحیۃ (اوکما قال) تو داڑھی کو چھوڑ دینا لازم تھا۔

جہاں ہر مسلمان پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام وفرامین پر عمل لازم وہاں وہ شخص جو احکام پر عمل نہیں کرتا اور غفلت سے کام لیتا ہے وہ شرعاً فاسق کہلائے گا حسامہ جز اول ص ۱۲۲ پر ہے الغرض ماثبت وجوبه (لزومت) بدليل او شبهة و حكمه اللزوم علما وتصديقا بالقلب و عملا بالبدن حتى يكفر جاهده و يفسق تاركه ، بلا عذر پھر واجب کی تعریف کے بعد بھی یہی کہا "ويفسق تاركه"۔

داڑھی منڈوانے اور حد شرع سے کم رکھنے اور کٹوانے والا شرعاً فاسق ہے۔

تقديم فاسق تحريما مكروه و ممنوع فتح القدير جلد اول

کے ساتھ ساتھ افرادی قوت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اس لئے اظہار شوکت اسلامی کے طور پر پڑھ لیا کرو۔ اسی لئے فقہاء عظام نے نفس فرض کی ادائیگی کے ہونے مگر نماز کے ناقص ہونے کا تذکرہ کیا اور وقت کے اندر اندر اسے پھر پڑھ لینے کا کہا (لوٹا لینے)۔ چنانچہ سائل کے جواب میں مولوی صاحب نے جس کتاب کا حوالہ دیا اس پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے لکھا۔

وقال مالک لاتجوز الصلوة خلف لفاسق وجه قوله ان لامامة من باب الامانة و الفاسق خائن ولهذا لا شهادة له لکون الشهادة من باب الامانة۔

یعنی امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا نماز فاسق کے پیچھے ہوتی ہی نہیں ہے یہ کہ امامت امانت سے ہے اور فاسق خائن ہے اسی لئے فاسق کی گواہی قبول نہیں کی جاتی کیونکہ شہادت باب الامانت سے تعلق رکھتی ہے۔

(البدائع والصنائع ج ۱۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷)

ترجمہ: ہم کہتے ہیں کہ حدیث انوار اگرچہ نماز عید اور جمعہ کے بارے میں ہے۔ کیونکہ ان دونوں کا تعلق امراء سے ہے اور اکثر حاکم فاسق ہوتے ہیں مگر ظاہر نہیں کے اعتبار سے حجت ہے۔ البتہ امامت کے لئے ان دونوں کے علاوہ غیر فاسق اولی ہے کیونکہ امامت باب فضیلت سے ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ خود دوسروں کو امامت کرواتے نہ کہ غیر آپ کی امامت کرواتا یہی حال خلفاء راشدین کا رہا وہ خود امامت کرواتے تھے دوسری (فاسق کے امام نہ بنانے کی وجہ) یہ ہے۔ کہ لوگ فاسق کی اقتداء سے گریز کریں گے جس کی وجہ سے تعلیل جماعت ہوگی اور مکروہ ہے اور تعلیل جماعت اور کمی شرف نماز میں کراہت پیدا کریں گے۔

بدائع کی اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ فاسق کے امام بنائے جانے میں کراہت ہے۔ درمختار مع ردالمختار ج ا ص ۳۳۶۔ ۳۳۷ پر ہے کل صلوة ادیت مع کراهة التحريمة کراهت تحريمة تجب اعادتها والمختار ان جائز الاول

لان الفرض لایتکرر ۔ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمہ کے ساتھ ادا کی جائے اسکا اعادہ واجب ہے (رہا یہ نئے سرے سے فرض ہوں گے یا جبر نقصان) اسکے جواب میں فرمایا مختار مذہب یہی ہے کہ پہلے ادا کی گئی نماز کی کمی کو پورا کرنا ہوگا نہ دوسرے فرض کیونکہ فرض کا تکرار نہیں ہوتا۔

خلاصہ کلام یہ کہ داڑھی منڈوانے اور ترشوانے والا شرعاً فاسق ہے اور فاسق کی تقدیم تحریمہ مکروہ۔اس کے پیچھے پڑھی گئی نماز واجب الاعادہ ہے۔واللہ اعلم بالصواب

وصال مبارک

گیارہ محرم پیر کا دن کس قدر ہے سوگوار
روتا سب کو چھوڑ کر وہ چل دیئے ہیں غمگسار
اب بھی ہیں نور نگاہ و نیر و عبدالشکور
صورت قدوس میرے سامنے ہیں دلفگار
تھے جہانگیری شہنشاہ چشت کے وہ دلربا
میرے شاہ عبد القدوس میرے سر کے تاجدار
اب وہ ہیں جنت مکیں اور قریب مصطفیٰ
دیکھا ہے ایسا کسی نے ان سا نورانی مزار
کتبہ روشن ہو گیا جب لکھ دیا عبدالقدوس
میں بھی اختر ہو گیا انکے غلاموں میں شمار

محمد شفیع اختر امیری شکوری

القادر الشکور
الرؤوف القدوس